آیاتہا ۱۲ سُوْرَۃُ الطَّلَاقِ مَدَنِیَّۃٌ ۶۵ رکوعاتہا ۲

امام ابن ضریس، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۃ طلاق مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔(1)

امام عبدالرزاق نے مصنف میں اور سعید بن منصور رحمہما اللہ نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نماز جمعہ میں سورۃ الجمعہ اور یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ کی قرأت فرمائی۔(2)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ اَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُیُوْتِهِنَّ وَ لَا یَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِیْ لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۞ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ اَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَ اَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ۬ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۞ وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۞

”اے نبی (مکرم)! (مسلمانوں سے فرماؤ) جب تم (اپنی) عورتوں کو طلاق دینے کا ارادہ کرو تو انہیں طلاق دو ان کی عدت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور شمار کرو عدت کو اور ڈرتے رہا کرو اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے۔ نہ نکالو انہیں ان کے گھروں سے اور نہ وہ خود نکلیں بجز اس کے کہ وہ ارتکاب کریں کسی کھلی بے حیائی کا۔ اور یہ اللہ کی (مقرر کردہ) حدیں ہیں، اور جو تجاوز کرتا ہے اللہ کی حدوں سے تو بے شک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ تجھے کیا خبر کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی اور صورت پیدا کر دے۔ تو جب وہ پہنچنے لگیں اپنی میعاد کو تو روک لو انہیں بھلائی کے

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، باب ما نزلت بالمدینۃ، جلد 7، صفحہ 143، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف عبدالرزاق، باب القراءۃ فی یوم الجمعۃ، جلد 3، صفحہ 79 (1439)، دارالکتب العلمیہ بیروت

ساتھ یا جدا کر دو انہیں بھلائی کے ساتھ اور گواہ مقرر کر لو دو معتبر آدمی اپنے میں سے اور گواہی ٹھیک ٹھیک اللہ کے واسطے دو، ان باتوں سے نصیحت کی جاتی ہے اس شخص کو جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر اور جو (خوش بخت) ڈرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ سے بنا دیتا ہے اللہ اس کے لیے نجات کا راستہ۔ اور اسے (وہاں سے) رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو (خوش نصیب) اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو اس کے لیے وہ کافی ہے، بے شک اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کرنے والا ہے۔ مقرر کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ''۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی اور وہ اپنے گھر والوں کے پاس چلی آئیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ تو آپ سے کہا گیا کہ آپ ان کی طرف رجوع کرلیں کیونکہ آپ روزے رکھنے والی اور کثرت سے قیام کرنے والی ہیں اور بلاشبہ وہ جنت میں آپ کی ازواج میں سے ہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن سیرین نے لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝ کے تحت بیان کیا ہے کہ یہ حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں ایک طلاق دی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ اَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُیُوْتِهِنَّ وَ لَا یَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِیْ لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝ تک یہ آیت نازل فرمائی۔ تو پھر آپ ﷺ نے ان کی طرف رجوع فرمالیا۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ عبد بن یزید ابو رکانہ نے ام رکانہ کو طلاق دی۔ پھر قبیلہ مزینہ کی ایک عورت سے نکاح کرلیا۔ تو وہ عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ وہ میرے لیے قطعاً مفید نہیں ہے۔ مگر اتنا ہی جتنا یہ بال مفید ہے۔ اس نے اپنے سر کے بال پکڑ لیے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ کو حمیت نے آلیا۔ تو آپ ﷺ نے رکانہ اور اس کے بھائیوں کو بلایا۔ پھر آپ نے اپنے ہم نشینوں سے فرمایا: کیا تم اس اس طرح جانتے ہو۔ پھر آپ ﷺ نے عبد بن یزید کو فرمایا: تو اسے طلاق دے۔ تو اس نے ایسا کر دیا۔ پھر ابو رکانہ کو فرمایا: تو اس سے رجوع کرلے۔ تو اس نے عرض کی یارسول اللہ! ﷺ میں نے اسے طلاق دے رکھی ہے۔ آپ نے فرمایا: میں یہ چاہتا ہوں پس تو اس کی طرف رجوع کرلے۔ تو پھر مذکورہ پہلی آیت نازل ہوئی۔ امام ذہبی نے فرمایا ہے: اس روایت کی سند انتہائی کمزور ہے اور یہ خبر غلط ہے۔ کیونکہ عبد بن یزید نے اسلام کو پایا ہی نہیں۔ (1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مقاتل رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ کے بارے ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ یہ آیت عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور طفیل بن حارث اور عمرو بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہم کے بارے نازل ہوئی۔

1۔ مستدرک حاکم، تفسیر سورۃ الطلاق، جلد 2، صفحہ 533 (3897)، دار الکتب العلمیہ بیروت

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوزبیر رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اس کا تذکرہ کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے حکم دو کہ وہ رجوع کرلے۔ پھر اسے روکے رکھے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے۔ پھر اگر اس کے لیے ضروری ہو تو اسے طلاق دے دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسی کے متعلق مذکورہ آیت نازل فرمائی۔ ابوزبیر نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے یعنی یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ۔

امام مالک، امام شافعی، عبدالرزاق نے مصنف میں، امام احمد، عبد بن حمید، امام بخاری، امام مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن منذر، ابویعلی، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنی زوجہ محترمہ کو حالت حیض میں طلاق دی۔ تو اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں اظہار ناراضگی فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ رجوع کرلے پھر اسے پاک ہونے تک اپنے پاس روکے رکھے۔ پھر اسے حیض آئے اور جب وہ اس سے پاک ہو جائے۔ پھر اگر اس کے لیے ضروری ہو کہ وہ اسے طلاق دے۔ تو اسے چاہیے کہ حالت طہر میں اسے مس کرنے سے پہلے پہلے طلاق دے دے۔ پس یہی وہ عدت ہے جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ اس کے لیے عورتوں کو طلاق دے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مذکورہ آیت پڑھی۔(1)

امام عبدالرزاق نے مصنف میں، ابن منذر، حاکم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح قرأت فرمائی۔ ''فَطَلِّقُوْهُنَّ فِیْ قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ''۔(2)

امام ابن الانباری نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس طرح قرأت کی۔ ''فَطَلِّقُوْهُنَّ لِقُبُلِ عِدَّتِهِنَّ''

امام عبدالرزاق، ابوعبید نے فضائل میں، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اس طرح پڑھتے تھے: ''فَطَلِّقُوْهُنَّ لِقُبُلِ عِدَّتِهِنَّ''(3)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ کا معنی ہے تم انہیں ایسے طہر میں طلاق دو جو جماع سے خالی ہو۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لِعِدَّتِهِنَّ کا مفہوم ہے کہ تم انہیں ایسے طہر میں طلاق دو جس میں جماع نہ ہو۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، طبرانی اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی یہی معنی بیان کیا ہے۔(4)

1۔ صحیح بخاری، تفسیر سورۃ الطلاق، جلد 2، صفحہ 729، وزارت تعلیم اسلام آباد

2۔ مصنف عبدالرزاق، باب وجہ الطلاق، جلد 6، صفحہ 239 (2969)، دارالکتب العلمیہ بیروت

3۔ تفسیر عبدالرزاق، جلد 3، صفحہ 315، 4۔ مجمع الزوائد، باب طلاق السنۃ وکیف الطلاق، جلد 4، صفحہ 619 (7771)، دارالفکر بیروت

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن منذر، طبرانی، بیہقی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے: جو ارادہ کرے کہ اس طریقہ کے مطابق طلاق دے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ اسے ایسی حالت طہر میں طلاق دے جس میں جماع نہ ہو۔(1)

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے کئی طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لِعِدَّتِهِنَّ سے مراد وہ طہر ہے جس میں جماع نہ ہو۔(2)

امام عبد بن حمید اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو اپنی بیوی سے یہ نہیں کہنا چاہیے: ''قَدْ طَلَّقْتُكِ'' (میں نے تجھے طلاق دی) ''قَدْ رَاجَعْتُكِ'' (میں نے تیری طرف رجوع کرلیا) یہ مسلمانوں کی طلاق نہیں ہے۔ تم اس عورت کو اس کی حالت طہر میں طلاق دو۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ کے تحت کہا: پس تم انہیں ان کے طہر میں طلاق دو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ایسے طہر میں طلاق دو جس میں جماع نہ ہو۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ الْعِدَّةَ سے مراد یہ ہے کہ آدمی عورت کو ایسے طہر کی حالت میں طلاق دے جس میں جماع نہ ہو۔ پس ایک آدمی اپنی عورت سے ملاپ کرتا ہے اور جب اس سے جدا ہوتا ہے تو اسی وقت اسے طلاق دے دیتا ہے۔ اور وہ نہیں جانتا ہوتا کیا وہ حاملہ ہے یا غیر حاملہ ہے۔ بے شک اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ایک دن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی آدمی نے پوچھا: اے ابن عباس! میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں۔ تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور تیری بیوی تجھ پر حرام ہو چکی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا کہ وہ تیرے لیے نکلنے کی کوئی راہ بنا دیتا۔ تم میں سے کوئی طلاق دے دیتا ہے اور پھر کہتا ہے: اے ابن عباس! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ الفاظ اسی طرح پڑھتے تھے۔(3)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ آیت کے تحت یہ قول نقل کیا ہے کوئی عورت کو طلاق نہ دے اس حال میں کہ وہ حائضہ ہو اور نہ ہی ایسے طہر میں جس میں اس نے اس کے ساتھ جماع کیا ہو۔ بلکہ اسے چھوڑ دے۔ یہاں تک کہ جب وہ حائضہ ہو اور پھر اس سے پاک ہو جائے، تب وہ اسے ایک طلاق دے۔ اگر وہ عورت حیض والی ہے تو اس کی عدت تین حیض ہے۔ اور اگر اسے حیض نہیں آتا تو اس کی عدت تین مہینے ہے۔ اگر وہ حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔ اور جب وہ اس کی عدت گزرنے سے پہلے اس کی طرف رجوع کا ارادہ کرے، تو وہ اس پر دو آدمیوں کو

1۔ مصنف عبدالرزاق، باب وجہ الطلاق، جلد 6، صفحہ 239 (10972)، دارالکتب العلمیہ بیروت
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 145، داراحیاء التراث العربی بیروت
3۔ مصنف عبدالرزاق، باب المطلق ثلاثا، جلد 6، صفحہ 308 (11396) مفہوم، دارالکتب العلمیہ بیروت

گواہ بنالے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وَّ اَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ یعنی تم اپنے میں سے دو عادل آدمیوں کو طلاق کے وقت اور رجوع کرتے وقت گواہ بنالو۔ پس اگر اس نے اس کی طرف رجوع کرلیا، تو اب وہ دو طلاقوں کے اختیار کے ساتھ اس کے پاس رہے گی۔ اور اگر اس نے رجوع نہ کیا، تو جب اس کی عدت گزر جائے گی۔ تو ایک طلاق کے ساتھ وہ اس سے جدا ہوگئی اور اب وہ اپنے نفس کی زیادہ مالک ہوگی۔ پھر وہ چاہے تو اسی سے شادی کرلے یا کسی اور سے۔(1)

امام عبد بن حمید، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مذکورہ آیت کے تحت بیان کیا ہے کہ طلاق العدۃ یہ ہے کہ آدمی اپنی عورت کو طلاق دے اس حال میں کہ وہ پاک ہو (یعنی اس کی حالت حیض نہ ہو) پھر وہ اسے چھوڑ دے۔ یہاں تک اس کی عدت گزر جائے یا اگر چاہے تو اس سے رجوع کرلے۔(2)

امام عبدالرزاق، بیہقی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے اور اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ان سے اس آدمی کے بارے پوچھا گیا جس نے اپنی عورت کو سو طلاقیں دیں تھیں۔ تو آپ نے فرمایا: اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لیے نکلنے کی راہ بنادیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ ...... الآیہ۔(3)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے وَ اَحْصُوا الْعِدَّةَ کے تحت کہا: کہ طلاق ایسے طہر میں ہو جس میں جماع نہ ہو۔

امام عبد بن حمید نے حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ شریح نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی، پھر خاموش رہا۔ یہاں تک کہ عدت گزر گئی۔ اور اس کے پاس آیا اور اجازت طلب کی اور وہ گھبرا گئی وہ اندر داخل ہوا اور کہا میں نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جائے: لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُیُوْتِهِنَّ وَ لَا یَخْرُجْنَ (تم انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت بیان کی ہے کہ شریح نے اپنی بیوی کو طلاق دی، اور اس پر گواہ بنالیے۔ اور دونوں گواہوں سے کہا: میرے بارے میں اس شہادت کو چھپائے رکھنا۔ پس انہوں نے اسے مخفی رکھا، یہاں تک کہ عدت گزر گئی۔ پھر شریح نے بیوی کو اس کی خبر دی اور اس نے اپنا سامان منتقل کرلیا۔ شریح نے کہا: میں نے اسے ناپسند کیا ہے کہ تو گناہ گار ہو۔

امام عبدالرزاق اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ نقل کیا ہے کہ مطلقہ عورت اور وہ جس کا خاوند فوت ہو جائے وہ دونوں دن کے وقت گھر سے نکل سکتی ہیں۔ لیکن وہ مکمل رات اپنے گھروں سے باہر نہیں گزار سکتیں۔(4)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: مجھے فاطمہ بنت قیس نے بتایا کہ اس کے خاوند نے اسے تین طلاقیں دیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے اسے حکم فرمایا: پس

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 145,153، دار احیاء التراث العربی بیروت　2۔ معجم کبیر، جلد 9، صفحہ 322، مکتبۃ العلوم والحکم بغداد

3۔ مصنف عبدالرزاق، جلد 6، صفحہ 308 (11392)، دار الکتب العلمیہ بیروت　4۔ ایضاً، جلد 6، صفحہ 354 (11062)، مفہوم

اس نے اپنے چچا عمرو ابن ام کلثوم رضی اللہ عنہ کے پاس عدت گزاری۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ فاطمہ بنت قیس نے انہیں بتایا کہ وہ ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ کے نکاح میں تھی اور اس نے اسے تین طلاقیں دے دیں۔ پس اس نے یہ گمان کیا کہ وہ اپنے گھر سے نکل کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آ جائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے حضرت ابن ام کلثوم رضی اللہ عنہ کی طرف منتقل ہونے کا حکم دیا۔ یہ نابینا تھے۔ لیکن مروان نے مطلقہ کے اپنے گھر سے نکلنے کے مسئلہ میں فاطمہ کی تصدیق نہیں کی اور عروہ نے کہا ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس مسئلہ میں فاطمہ بنت قیس کی بات تسلیم نہیں کی ہے۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابو اسحاق سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں اسود بن یزید کے ساتھ بڑی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور ہمارے ساتھ حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ تو انہوں نے فاطمہ بنت قیس کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے سکنیٰ مقرر کیا اور نہ ہی نفقہ۔ تو اسود نے سنگریزوں کی ایک مٹھی اٹھائی اور ان کی طرف پھینکی۔ پھر کہا: تیری ہلاکت ہو تو اس قسم کی حدیث بیان کرتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کو۔ ایک عورت کے قول کی وجہ سے ترک نہیں کریں گے۔ ہم نہیں جانتے۔ اسے یاد رہا یا وہ بھول گئی کہ اس کے لیے سکنیٰ اور نفقہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ۔

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کی طرف نکلے۔ تو انہوں نے اپنی بیوی فاطمہ بنت قیس کی طرف طلاق کا پیغام بھیجا۔ وہ اپنی طلاق کے باوجود وہیں رہی۔ حارث بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ نے اس کے لیے نفقہ کا حکم دیا۔ تو اس نے اسے قلیل قرار دیا۔ تو ان دونوں نے اسے کہا: قسم بخدا! تیرے لیے کوئی نفقہ نہیں مگر یہ کہ تو حاملہ ہوتی۔ تو وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اپنا معاملہ آپ کو پیش کر دیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا'' تیرے لیے کوئی نفقہ نہیں۔ پس تو وہاں سے منتقل ہونے کی اجازت لے لے''۔ نتیجۃً اس نے اسے منتقل ہونے کی اجازت دے دی۔ مروان نے اس کی طرف پیغام بھیجا، تاکہ وہ اس کے بارے اس سے سوال کرے تو اس نے یہی کچھ بیان کیا۔ تو مروان نے کہا: میں نے ایک عورت کے سوا کسی سے یہ حدیث نہیں سنی۔ لہٰذا ہم اسی عصمت اور بچاؤ کو اختیار کریں گے جس پر ہم نے لوگوں کو پایا ہے۔ تو فاطمہ نے کہا: میرے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ یہاں تک کہ اس ارشاد تک پہنچا: لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا۝ اس نے کہا: یہ امر تو اس کے لیے ہے، جس کے لیے رجوع کا حق ہے اور تین طلاقوں کے بعد کون سا امر ہو سکتا ہے۔ اور وہ کیسے کہتے ہیں: اس کے لیے نفقہ نہیں جب تک وہ حاملہ نہیں۔ اور تم اسے کیونکر روک سکتے ہو۔ البتہ وہ اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ جب اسے حیض آئے اور وہ اس سے پاک ہو جائے۔ تو وہ اسے ایک طلاق دے دے۔ پھر اگر وہ عورت حیض والی ہو۔ تو اس کی عدت تین حیض ہوگی اور اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت تین مہینے ہوگی اور اگر حاملہ ہو، تو اس کی عدت وضع حمل ہوگی۔ اور اگر آدمی اس کی عدت گزرنے سے پہلے

پہلے اس کی طرف رجوع کا ارادہ کرے، تو اس پر دو آدمیوں کو گواہ بنا لے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ یعنی تم اپنے میں سے دو عادل آدمیوں کو طلاق دیتے وقت اور رجوع کرتے وقت گواہ بنا لو۔ پس اگر اس نے رجوع کر لیا، تو وہ عورت دو طلاقوں کے اختیار کے ساتھ اس آدمی کے پاس رہے گی، اور اگر اس نے رجوع نہ کیا، تو جب اس کی عدت گزر گئی۔ تو وہ ایک طلاق کے ساتھ اس سے جدا ہو جائے گی اور یہ اپنے نفس کی زیادہ مالک ہو گی۔ پھر وہ جس سے چاہے شادی کر سکتی ہے۔ اس آدمی سے یا کسی اور سے۔(1)

امام عبد الرزاق، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے: طلاق کے چار درجے اور مراتب ہیں۔ ان میں سے دو حلال ہیں اور دو حرام ہیں۔ حرام یہ ہے کہ آدمی عورت کو ایسے وقت میں طلاق دے جب وہ اس سے جماع کرتا ہے۔ اور وہ نہیں جانتا کہ رحم کسی شی سے مشغول ہے یا نہیں۔ اور دوسرا امر دکا عورت کو حالت حیض میں طلاق دینا بھی حرام ہے۔ اور حلال صورتیں یہ ہیں کہ آدمی عورت کو ایسے طہر میں طلاق دے جس میں جماع نہ کیا ہو اور عورت کو اس حال میں طلاق دینا کہ اس کا حمل بالکل ظاہر اور واضح ہو۔(2)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن منذر، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ کے تحت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ (مطلقہ) عورت کا عدت گزرنے سے پہلے پہلے اپنے گھر سے نکلنا کھلی بے حیائی ہے۔(3)

عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے، کہ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ سے مراد زنا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ سے مراد ہے مگر یہ کہ وہ زنا کا ارتکاب کریں۔(4)

امام عبد الرزاق اور ابن منذر نے حضرت عطاء خراسانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے مذکورہ آیت کے ضمن میں فرمایا کہ یہ حکم حدود کا حکم نازل ہونے سے پہلے تھا۔ جب کوئی عورت زنا کا ارتکاب کرتی تھی تو اسے نکال دیا جاتا۔(5)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس کا مفہوم ہے وہ خود نہ نکلیں مگر یہ کہ وہ حد کا ارتکاب کر بیٹھے، تو وہ نکل جائے اور اس پر حد قائم کی جائے گی۔

امام عبد الرزاق، سعید بن منصور، ابن راہویہ، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے کئی طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ (کھلی بے حیائی) یہ ہے کہ عورت مرد کے گھر والوں کے ساتھ بد زبانی کرنے لگے۔ پس جب وہ ان پر غلیظ زبان استعمال کرے۔ تو ان کے لیے اسے گھر سے نکال دینا مباح ہے۔(6)

1۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 317، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ مصنف عبد الرزاق، جلد 6، صفحہ 239 (10973)
3۔ ایضاً، جلد 6، صفحہ 254 (11062)
4۔ ایضاً (11061)
5۔ ایضاً (11063)
6۔ ایضاً، (11064)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اِلَّاۤ اَنۡ یَّاۡتِیۡنَ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ کے تحت فرمایا: اگر اس سے مراد زنا ہے جیسا کہ تم کہتے ہو، تو اسے باہر نکالا جائے اور رجم کر دیا جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "مگر جب کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں" فرمایا اس سے مراد نافرمانی ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد سوء خلق اور بد اخلاقی ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے یہ مفہوم بیان کیا: مگر یہ کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ اگر اس نے زنا کیا تو اسے رجم کیا جائے گا۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ سے مراد نافرمانی ہے۔ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: مگر یہ کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ سے مراد نافرمانی ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ لَا تَدۡرِیۡ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحۡدِثُ بَعۡدَ ذٰلِکَ اَمۡرًا ۝ کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس کے لیے اس کی طرف رجوع کرنا مناسب ہو، تو وہ اس کے گھر میں اس کی طرف رجوع کرلے تو یہ بد اخلاقی سے بہت دور ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے زیادہ قریب یہ ہے کہ وہ اپنے گھر میں ہی رہے۔

امام عبد الرزاق اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ یہ پسند کرتے تھے کہ آدمی عورت کو ایک طلاق دے، پھر اسے چھوڑ دے، یہاں تک کہ اس کی عدت گزر جائے اور وہ کہا کرتے تھے لَعَلَّ اللّٰہَ یُحۡدِثُ بَعۡدَ ذٰلِکَ اَمۡرًا ۝ یعنی شاید وہ اس میں رغبت رکھنے لگے۔ (2)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ بَعۡدَ ذٰلِکَ اَمۡرًا ۝ سے مراد رجعت ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ وہ یہ پسند کرتے تھے کہ آدمی عورت کو ایک طلاق دے، پھر اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کی عدت گزر جائے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا شاید وہ اس سے نکاح کرلے، فرمایا: وہ اس آیت کا یہی مفہوم بیان کرتے تھے: لَا تَدۡرِیۡ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحۡدِثُ بَعۡدَ ذٰلِکَ اَمۡرًا ۝ شاید وہ اس میں رغبت رکھنے لگے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اس آیت کے تحت کہا: شاید وہ اس کی طرف رجوع کرنے میں رغبت رکھنے لگے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک اور حضرت شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ نکاح گواہوں کے ساتھ ثابت

1۔ مصنف عبد الرزاق، جلد 6، صفحہ 254 (11063)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف عبد الرزاق، باب وجہ الطلاق، جلد 6، صفحہ 238 (10969)، دار الکتب العلمیہ بیروت

ہوتا ہے۔ طلاق کے لیے بھی گواہ اور رجوع کے وقت بھی گواہ موجود ہونے چاہئیں۔(1)

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ کسی آدمی نے حضرت عمران بن حصین سے اس آدمی کے بارے پوچھا: جس نے طلاق دی اور شاہد نہ بنائے۔ پھر رجوع کر لیا اور گواہ نہ بنائے۔ تو انہوں نے جواب دیا اس نے بہت برا کیا، اس نے بدعت کا ارتکاب کیا اور اس نے خلاف سنت رجوع کیا۔ اسے چاہیے تھا کہ وہ اپنی طلاق اور اپنے رجوع پر گواہ بناتا۔ اب اسے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنا چاہیے۔(2)

امام سعید بن منصور اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ مسلمانوں میں عدل اس نے کیا جس کے کام سے شک کا اظہار نہ ہو۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے وَ اَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ کے تحت کہا کہ جب تمہیں کسی شے پر گواہ بنایا جائے تو اسے صحیح صحیح ادا کرو۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ کسی آدمی نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہادت کے بارے پوچھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شہادت نہ دے مگر سورج کی مثل (بالکل واضح) یا پھر چھوڑ دے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو کسی شہادت پر گواہی نہ دے یہاں تک کہ وہ تیرے نزدیک آفتاب سے زیادہ روشن اور واضح ہو۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے جس کے پاس شہادت ہو اور کوئی اسے نہ جانتا ہو اور وہ اسے مطالبہ سے قبل ہی جلدی ادا کر دے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا۝ کے تحت فرمایا: اس کے نکلنے کی راہ یہ ہے کہ وہ یہ جان لے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے امر سے ہے اور اللہ تعالیٰ وہ ہے جو عطا بھی فرماتا ہے، اور وہی اسے روک لیتا ہے، وہی آزمائش میں مبتلا کرتا ہے، وہی اس سے نجات دلاتا ہے اور وہی اسے دور کرتا ہے۔ اور انہوں نے قول باری تعالیٰ وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ کے تحت فرمایا: اور وہ وہاں سے اسے رزق عطا فرماتا ہے جس کے بارے وہ جانتا تک نہیں۔

امام سعید بن منصور اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔(3)

امام عبد بن حمید اور ابو نعیم رحمہما اللہ نے حلیہ میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا۝ کے ضمن میں ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہتا ہے وہ اس کے لیے دنیا کے شبہات موت کے وقت کی تلخی اور قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے نکلنے کے لیے راستہ بنا دیتا ہے پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور تقویٰ کو لازم پکڑو۔

1۔ مصنف عبدالرزاق، باب وجہ الطلاق، جلد 6، صفحہ 108 (10292)، دار الکتب العلمیہ بیروت 2۔ ایضاً، جلد 6، صفحہ 109 (10293)

3۔ شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 102 (1276)، دار الکتب العلمیہ بیروت

کیونکہ اس کے سبب دنیا میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے رزق ہے اور آخرت میں ثواب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَ لَىٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ۝ (ابراہیم) (اور یاد کرو جب (تمہیں) مطلع فرمایا تمہارے رب نے (اس حقیقت سے) کہ اگر تم پہلے احسانات پر شکر ادا کرو تو میں مزید اضافہ کردوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی (تو جان لو) یقیناً میرا عذاب شدید ہے) اور یہاں ارشاد فرمایا: وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ یعنی ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے وہ کسی قسم کی آرزو اور امید نہیں رکھتا۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت کی ہر تکلیف اور کرب سے نجات عطا فرمادیتا ہے۔

امام ابو یعلی، ابو نعیم اور دیلمی رحمہم اللہ نے حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا۝ کے تحت حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا کے شبہات، موت کی تلخیوں اور قیامت کے دن کی سختیوں سے نکلنے کی راہ بنادیتا ہے۔

امام ابن مردویہ اور ابن عساکر رحمہما اللہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ میرے آباء میں سے کسی نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دیں۔ تو اس کے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم بے شک ہمارے باپ نے ہماری ماں کو ہزار طلاق دی ہے۔ کیا اس کے لیے کوئی نکلنے کی راہ ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تمہارا باپ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا کہ وہ اس کے لیے اس معاملہ سے نکلنے کا کوئی راستہ بناتا۔ اب وہ سنت طریقہ کے خلاف تین طلاقوں کے ساتھ اس سے جدا ہو چکی ہے اور بقیہ طلاقیں اس کے ذمہ گناہ اور بوجھ ہیں۔

امام حاکم اور ذہبی رحمہما اللہ نے سالم بن ابی الجعد کی سند سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے، حاکم نے اسے صحیح اور ذہبی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: کہ یہ آیت وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ...... الآیہ اشجع قبیلے کے ایک آدمی کے بارے نازل ہوئی۔ وہ فقیر اور تنگ دست تھا، لیکن کثیر العیال تھا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اپنی کیفیت عرض کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اِتَّقِ اللّٰهَ وَاصْبِرْ'' اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صبر اختیار کرو۔ پس تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا، یہاں تک کہ اس کا بیٹا آ گیا جسے ابو نعیم کہا جاتا تھا۔ دشمنوں نے اسے قید کر رکھا تھا۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو اس واقعہ کی خبر بھی دی اور اس کے سوا کچھ اور مانگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ۔ (1)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت سالم بن ابی الجعد رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ مذکورہ آیت بنی اشجع میں سے ایک آدمی کے بارے نازل ہوئی۔ وہ بہت مشقت اور آزمائش میں مبتلا تھا اور دشمن نے اس کا بیٹا قیدی بنا رکھا تھا، پس وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈر اور صبر اختیار کر۔ تو اس کا وہ بیٹا جو قید میں تھا وہ واپس لوٹ آیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے رہائی دلا دی۔ پس وہ ان کے پاس آیا اور بہت سارے ریوڑ ہانک کر لے

1۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 534 (3820)، دار الکتب العلمیہ بیروت

آیا۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس کا تذکرہ کیا۔ تب مذکورہ آیت نازل ہوئی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ آیت تیرے لیے ہی ہے۔(1)

امام خطیب رحمہ اللہ نے تاریخ میں جویبر کی سند سے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی آیت کے ضمن میں یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ آیت عوف بن مالک اشجعی کے بیٹے کے بارے میں نازل ہوئی۔ مشرکین نے اسے قیدی بنالیا تھا، انہوں نے اسے باندھ دیا اور اسے بھوکا رکھا۔ تو اس نے اپنے باپ کی طرف یہ لکھا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو اور میری اس تنگی اور تکلیف کے بارے آپ ﷺ سے عرض کرو۔ جب اس نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں صورت حال عرض کی تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: اس کی طرف لکھو اور اسے خبر دو اور ساتھ ہی اسے تقویٰ اختیار کرنے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کا حکم دو اور وہ صبح و شام یہ پڑھا کرے: لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ﱙ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۲۹﴾ (التوبہ) چنانچہ جب اسے خط موصول ہوا تو اس نے یہ پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بیڑیاں کھول دیں۔ پھر وہ ان کی اس وادی کے پاس سے گزرا جس میں ان کے اونٹ اور بکریاں چر رہے تھے تو اس نے انہیں ہانک لیا اور وہ انہیں لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اللہ تعالیٰ نے جب میری بیڑیاں کھول دیں، تو اس کے بعد میں نے انہیں دھوکا دیا ہے، کیا یہ میرے لیے حلال ہیں یا حرام؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں یہ حلال ہیں جب ہم چاہیں گے خمس لے لیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ﴿۳﴾ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تنگی اور خوشحالی میں سے ہر شے کے لیے اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس کسی نے ایسے سلطان کے پاس یہ آیت پڑھی جس کے ظلم سے وہ خوفزدہ ہو، یا ایسی موج کے پاس جس کے غرق کر دینے کا خوف ہو۔ یا کسی درندے کے پاس، تو ان میں سے کوئی شے بھی اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت کلبی کی سند سے حضرت ابو صالح رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ عوف بن مالک اشجعی آئے اور عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ میرے بیٹے کو دشمن نے قیدی بنالیا ہے اور اس کی ماں بہت غمزدہ اور پریشان حال ہے۔ پس آپ مجھے کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے اور اسے حکم دیتا ہوں کہ تم دونوں کثرت سے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھو۔ اس عورت نے کہا: آپ ﷺ نے تجھے انتہائی حسین اور خوبصورت حکم دیا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں کثرت سے یہ پڑھنے لگے۔ نتیجۃً دشمن اس سے غافل ہو گیا اور اس نے ان کے ریوڑ ہانک لیے۔ اور انہیں لے کر اپنے باپ کے پاس پہنچ گیا۔ تو پھر مذکورہ آیت نازل ہوئی۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت محمد بن اسحاق مولی ابی قیس بن مخرمہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 155، دار احیاء التراث العربی بیروت

مالک اشجعی آیا اور عرض کی: ابن عوف کو قیدی بنا لیا گیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: اس کی طرف پیغام بھیج کہ رسول اللہ ﷺ تجھے حکم دیتے ہیں کہ تو کثرت سے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے۔ انہوں نے اسے چمڑے کے تسمے کے ساتھ باندھ رکھا تھا۔ پس اس کے سبب وہ چمڑا کٹ گیا اور وہ باہر نکل آیا اور اس نے انہی کی اونٹنی پکڑ لی اور اس پر سوار ہو کر اسے لے آیا۔ جب اس قوم کو معلوم ہوا، جنہوں نے اسے قید کر رکھا تھا۔ تو وہ چیخے چلائے اور وہ ایک دوسرے کے پیچھے دوڑ پڑے۔ اور وہ اچانک بڑی تیزی کے ساتھ اپنے والدین کے پاس آیا اور دروازے پر آواز دینے لگا۔ پھر اس کا باپ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو اس کی اطلاع دی۔ تو پھر یہ آیت نازل ہوئی: وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ الآیہ۔ (1)

امام عبد بن حمید، حاکم اور ابن مردویہ نے ابو عبیدہ سے اور بیہقی نے دلائل میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ میرا گمان ہے کہ وہ عوف بن مالک تھا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بنی فلاں نے مجھ پر غارت گری کی اور میرے بیٹے کو قیدی بنا کر ساتھ لے گئے اور وہ رونے لگا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کر۔ چنانچہ جب وہ لوٹ کر اپنی بیوی کی طرف گیا۔ تو اس نے اس سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے تجھے کچھ بتایا ہے؟ تو اس نے بیوی کو صورت حال سے آگاہ کر دیا۔ ابھی اس آدمی کو زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا بیٹا اور اونٹ اسے واپس لوٹا دیئے اور یہ اونٹ پہلے سے کہیں زیادہ تھے۔ پھر وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور آپ کو صورت حال سے باخبر کیا۔ تو پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے اور اسی کی جانب رغبت رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا اور پھر ان پر مذکورہ آیت پڑھی۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہتا ہے وہ اسے دنیا کے غموں اور پریشانیوں سے کافی ہو جاتا ہے۔

امام احمد، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ آیت پڑھنی شروع کی اور بار بار دہراتے رہے، یہاں تک کہ میں اونگھنے لگا۔ پھر ارشاد فرمایا: اے ابوذر! رضی اللہ عنہ اگر تمام کے تمام لوگ بھی اسے اپنا لیں تو یقیناً یہ تمام کے لیے کافی ہے۔ (2)

امام طبرانی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: اے لوگو! اللہ کے خوف اور تقویٰ کو تجارت بنا لو۔ یہ بغیر سامان اور کاروبار کے تمہیں رزق عطا کرے گا۔ پھر آپ نے مذکورہ آیت پڑھی۔ (3)

امام احمد، نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ جن گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے ان کے سبب اسے رزق سے محروم رکھا جاتا ہے۔ دعا کے سوا کوئی شے تقدیر کو رد نہیں کر سکتی اور

1۔ مستدرک حاکم، جلد 1، صفحہ 727 (1993)، دار الکتب العلمیہ بیروت	2۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 534 (3819)
3۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 266 (11421)، دار الفکر بیروت

نیکی کے سوا کوئی شے عمر میں اضافہ نہیں کرتی۔(1)

امام احمد اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کثرت سے استغفار کیا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر غم اور ہر قسم کی تنگی سے نکلنے کی راہ پیدا فرما دیتا ہے اور وہاں سے اسے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔(2)

امام ابن ابی حاتم، طبرانی اور خطیب رحمہم اللہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لیے (ہر شے سے) کٹ گیا تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر مشقت اور تکلیف کے لیے اسے کافی ہے اور وہ اسے وہاں سے رزق عطا فرماتا ہے، جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا اور جو دنیا کے لیے (ہر شے سے) کٹ گیا اللہ تعالیٰ اسے اسی کے سپرد کر دیتا ہے۔(3)

امام بخاری رحمہ اللہ نے تاریخ میں حضرت اسماعیل بجی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم رکے رہو جہاں سے رکنے کا تمہیں حکم دیا جاتا ہے تو یقیناً تم مشقت کے بغیر کھاتے رہو گے۔(4)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ربیع بن خثیم سے بیان کیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر اس شے سے نکلنے والا بنا دیتا ہے جو لوگوں کے لیے باعث تنگی اور پریشانی ہوتی ہے۔

امام عبدالرزاق اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس آیت میں مَخْرَجًا ۝ سے مراد نجات ہے۔(5)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: میں تجھے تیرے سری اور اعلانیہ معاملات میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اور جب تجھ سے گناہ ہو جائے تو پھر نیکی کر، کسی سے بھی کسی شے کے بارے سوال نہ کر، امانت پر قبضہ نہ کر اور دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کر۔(6)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ کیونکہ یہی ہر عمل کی اصل ہے۔ تجھ پر جہاد لازم ہے، کیونکہ یہ رہبانیۃ الاسلام ہے، تجھ پر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور قرآن کریم کی تلاوت لازم ہے کیونکہ یہ آسمان میں تیری روح اور زمین میں تیرا ذکر ہے۔(7)

امام ابن سعد اور امام احمد نے حضرت ضرغام بن علیبہ بن حرملہ عنبری نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ مجھے نصیحت فرمائیے۔ تو

1۔سنن ابن ماجہ، باب العقوبات، جلد 4، صفحہ 410 (4022)، دار الکتب العلمیہ بیروت 2۔مسند امام احمد، جلد 1، صفحہ 248، دار صادر بیروت
3۔مجمع الزوائد، باب ماجاء فی العربۃ، جلد 10، صفحہ 546 (18189)، دار الفکر بیروت 4۔کتاب التاریخ للبخاری، جلد 1، صفحہ 348، حیدر آباد دکن
5۔مصنف ابن ابی شیبہ، باب فی البکاء من خشیۃ اللہ، جلد 7، صفحہ 235 (35630)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
6۔مسند امام احمد، جلد 5، صفحہ 144، دار صادر بیروت 7۔ایضاً، جلد 3، صفحہ 82

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈر، جب تو کسی مجلس میں ہو اور پھر اس سے اٹھے۔ اور تو انہیں کوئی ایسی بات کہتے ہوئے سنے جو تجھے پسند ہے تو اسے تو اپنا لے اور جب ایسی بات کرتے ہوئے سنے جو تجھے ناپسند ہو، تو اسے چھوڑ دے۔(1)

امام احمد رحمہ اللہ نے الزہد میں حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل کردہ کتب میں سے ایک کتاب میں یہ پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے مومن بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جس وقت وہ میری اطاعت کرتا ہے میں اسے اس کے سوال کرنے سے پہلے عطا فرماتا ہوں۔ میں اس کے دعا مانگنے سے قبل ہی اس کی دعا قبول فرما لیتا ہوں اور میں اپنے مومن بندے کی روح قبض کرنے سے بڑھ کر کسی شے میں متردد نہیں ہوتا۔ بلاشبہ وہ اسے ناپسند کرتا ہے اور اس سے غمزدہ ہوتا ہے۔ اور میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں اسے غمگین کروں اور اس کے لیے اس سے کوئی چارہ نہیں اور میرے پاس اس کے لیے کوئی خیر نہیں۔ بے شک میرا بندہ جب میری اطاعت کرتا ہے اور میرے حکم کی پیروی کرتا ہے۔ تو اگر اس پر سات آسمان اور جو کچھ ان میں ہے اور سات زمینیں اور جو کچھ ان میں ہے سب پھینک دیئے جائیں، تو میں اس کے لیے ان سے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہوں۔ اور جب وہ میری نافرمانی کرتا ہے اور میرے حکم کی پیروی نہیں کرتا، تو آسمان کے اسباب سے میں اس کے ہاتھوں کو کاٹ دیتا ہوں اور اس کے قدموں کے نیچے سے زمین کو دھنسا دیتا ہوں اور اسے خواہشات میں چھوڑ دیتا ہوں، وہ کسی شے سے بھی مدد حاصل نہیں کر سکتا۔ بے شک زمین کا بادشاہ میرے نزدیک عاجز اور خاموش ہوتا ہے اسی طرح جیسا کہ تم میں سے کوئی اپنا ہتھیار ڈال دے۔ کوئی تلوار ہاتھ کے سوا نہیں کاٹتی اور نہ کوئی کوڑا ہاتھ کے بغیر لگایا جا سکتا ہے۔ وہ کسی شے تک میری اجازت کے بغیر نہیں پہنچ سکتا۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ زیاد نے حکم بن عمرو غفاری کی طرف لکھا اور وہ خراسان کے امیر تھے کہ امیر المومنین نے میری طرف لکھا ہے کہ وہ اس کے لیے سونا چاندی جمع کرے۔ لہٰذا لوگوں میں سونا چاندی تقسیم نہیں کیا جائے گا۔ تو انہوں نے اس کی طرف جواب لکھا: تیرا خط مجھے موصول ہوا ہے۔ بے شک میں نے امیر المومنین کے خط سے پہلے کتاب اللہ کو پایا ہے۔ قسم بخدا! اگر آسمان و زمین اللہ کے بندے پر واقع ہو جائیں۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، تو اللہ تعالیٰ اس کے نکلنے کی راہ پیدا فرما دیتا ہے۔ والسلام علیک، پھر انہوں نے اعلان کرا دیا: اے لوگو! صبح اپنے مال کی طرف آؤ۔ تو آپ نے وہ مال ان کے درمیان تقسیم کر دیا۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عروہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا، میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی نصیحت کرتی ہوں کیونکہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے تو وہ تمہارے لیے لوگوں کے مقابلے میں کافی ہوگا۔ اور اگر تم لوگوں سے ڈرے تو وہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے آنے والی کسی شے سے فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے۔

امام ابن حبان نے الضعفاء میں، بیہقی نے شعب الایمان میں اور عسکری رحمہم اللہ نے الامثال میں حضرت علی رضی اللہ

1۔ مسند امام احمد، جلد 4، صفحہ 305، دار صادر بیروت

عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک احسان صاحب دین یا صاحب حسب سے ہوتا ہے۔ضعیف اور کمزور لوگوں کا جہاد حج ہے اور عورت کا جہاد اپنے خاوند کی بہترین اطاعت وفرمانبرداری کرنا ہے اور باہم محبت کا اظہار کرنا نصف ایمان ہے۔کوئی آدمی بھی میانہ روی کے سبب محتاج نہیں ہوتا اور صدقہ کے ذریعے رزق کو نیچے اتارو اور اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو وہاں سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کرتے۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے وَ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (الطلاق:3) کے تحت فرمایا: متوکل وہ نہیں ہے جو یہ کہتا ہے کہ میری حاجات پوری کی جائیں گی۔جس کسی نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اس کے لیے یہ نہیں ہے کہ اس کی تمام مشکلات اور مہمات میں اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہوگا اور اس سے ہر اس شے کو دور فرمادے گا جسے وہ ناپسند کرتا ہے اور اس کی ہر حاجت پوری فرمادے گا۔البتہ اللہ تعالیٰ نے توکل کرنے والے کو اس پر فضیلت دی ہے جس نے توکل نہیں کیا کہ اس سے اس کے گناہ مٹادے گا اور اسے اجر عظیم عطا فرمائے گا۔اور انہوں نے قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا۝ کے تحت کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شے کے لیے ایک مدت اور انتہا مقرر کر دی ہے جہاں پہنچ کر وہ شے ختم ہو جاتی ہے۔

امام سعید بن منصور اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح توکل کرو گے جس طرح توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح رزق عطا فرمائے گا جس طرح پرندوں کو رزق عطا فرماتا ہے کہ وہ صبح خالی پیٹ (بھوکے) نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر واپس لوٹتے ہیں۔(2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو راضی رہا، قناعت اختیار کی اور توکل کیا، تو یہی طلب کے لیے کافی ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو یہ پسند کرتا ہے کہ وہ لوگوں سے بڑھ کر قوی اور طاقتور ہو جائے، تو اسے اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا چاہیے۔اور جو یہ پسند کرتا ہے کہ لوگوں سے بڑھ کر غنی ہو جائے، تو اسے چاہیے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے اسے اس کی نسبت یقینی جانے، جو اس کے اپنے قبضے میں ہے اور جو یہ پسند کرتا ہے کہ وہ لوگوں سے بڑھ کر قابل تکریم بن جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔

امام ابوداؤد، ترمذی، حاکم رحمہم اللہ اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جس پر فاقہ اور غربت طاری ہوگئی اور اس نے اس کے اترنے کا سبب لوگوں کو قرار دیا، اس کا فاقہ اور غربت ختم نہیں ہوگی۔اور جس آدمی پر فاقہ اور غربت طاری ہوئی اور اس نے اسے اللہ تعالیٰ کی جانب سے قرار دیا، تو قریب ہے اللہ تعالیٰ اسے جلدی یا بدیر رزق عطا فرمائے۔(3)

1۔شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 74(1197)، دارالکتب العلمیہ بیروت 2۔ایضاً، جلد 2، صفحہ 66(1182)

3۔سنن ترمذی، کتاب الزہد، جلد 4، صفحہ 488(2326)، دارالکتب العلمیہ بیروت

امام طبرانی رحمہ اللہ نے الاوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھوکا یا محتاج ہوا اور اس نے اسے لوگوں سے چھپائے رکھا اور اسے اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ وہ اس کے لیے ایک سال کی خوراک کا کوئی حلال (راستہ) کھول دے۔ (1)

امام احمد رحمہ اللہ نے الزہد میں ذکر کیا ہے کہ حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جب میرا بندہ مجھ پر توکل کرے گا اگر آسمان اور زمین بھی اس پر گر پڑے تو میں اس کے نکلنے کی راہ بنا دوں گا۔ (2)

حضرت امام احمد رحمہ اللہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے زوائد الزہد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اپنی پریشانی اور غم کے لیے مجھے اپنی ذات میں داخل کر لے۔ اپنی آخرت کے لیے مجھے ذخیرہ بنا لے، مجھ پر توکل کرو میں تمہارے لیے کافی ہوں اور میرے سوا کسی کی طرف نہ پھر کہ میں اسے پکڑ لوں۔

امام احمد رحمہ اللہ نے الزہد میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وعظ و نصیحت کے لیے موت کافی ہے۔ غنی کے لیے یقین کافی ہے اور مشغولیت کے لیے عبادت کافی ہے۔ (3)

وَالّٰٓـِٔيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ۝

''اور تمہاری (مطلقہ) عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے، اور اسی طرح ان کی بھی جنہیں ابھی حیض آیا ہی نہیں۔ اور حاملہ عورتوں کی میعاد ان کے بچہ جننے تک ہے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہتا ہے تو وہ اس کے کام میں آسانی پیدا فرما دیتا ہے۔ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف نازل کیا ہے اور جو اللہ سے ڈرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے اس کی برائیوں کو اور (روز قیامت) اس کے اجر کو بڑا کر دے گا''۔

امام اسحاق بن راہویہ، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی نے سنن میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ سورۂ بقرہ میں عورتوں کی عدت سے متعلقہ آیت نازل ہوئی، تو اہل مدینہ میں سے کچھ لوگوں نے کہا: عورتوں کی عدت میں سے ایک مدت ابھی باقی ہے جو قرآن کریم میں ذکر نہیں کی گئی

1۔ مجمع الزوائد، باب فیمن صبر علی العیش الشدید، جلد 10، صفحہ 450 (17870)، دار الفکر بیروت

2۔ کتاب الزہد، باب قصۃ نوح علیہ السلام، صفحہ 69، دار الکتب العلمیہ بیروت 3۔ ایضاً، باب زہد علی بن حسین، صفحہ 219

اور وہ مدت ان عورتوں کی ہے جن کا حیض صغرسنی کے سبب ابھی شروع ہی نہ ہوا ہو یا عمر رسیدہ ہونے کے سبب منقطع ہو چکا ہو اور وہ عورتیں جو حاملہ ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس چھوٹی سورہ نساء میں یہ آیت نازل فرمائی: وَالّٰٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ الآیہ۔(1)

امام ابن ابی شیبہ اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے ایک دوسری سند سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب متوفی عنہا زوجہا (وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو جائے) اور مطلقہ عورت کی عدت کے متعلق آیت نازل ہوئی تو میں نے عرض کی یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کم عمر، عمر رسیدہ اور حاملہ عورتوں کا حکم باقی رہ گیا ہے۔ تو پھر مذکورہ آیت نازل ہوئی۔(2)

عبد الرزاق اور ابن منذر نے ثوری کی سند سے حضرت اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ (البقرہ:228) تو انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بارے آپ کا کیا خیال ہے جنہیں ابھی حیض آیا نہیں اور ان کے بارے آپ کی کیا رائے ہے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہیں۔ تو انہوں نے ان دونوں کے بارے اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: اِنِ ارْتَبْتُمْ یعنی اگر تمہیں شک ہو۔ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓئِيْ لَمْ يَحِضْنَ تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور جنہیں ابھی حیض نہیں آیا وہ بھی انہیں کی مثل ہیں۔ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ اور حاملہ عورتوں کی میعاد ان کے بچے جننے تک ہے۔(3)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وَالّٰٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ کا معنی ہے وہ عورتیں جو حیض سے بانجھ ہو جائیں (یعنی عمر رسیدہ ہونے کے سبب انہیں حیض نہ آئے) اور وَّالّٰٓئِيْ لَمْ يَحِضْنَ کا مفہوم ہے وہ باکرہ دوشیزائیں جو ابھی حیض کی عمر کو نہ پہنچیں۔ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓئِيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ (تو ان کی مدت تین مہینے ہے اور حاملہ عورتوں کی میعاد ان کے بچے جننے تک ہے) یعنی جب رحم اسے باہر پھینک دے جو کچھ اس میں ہے تو ساتھ ہی اس کی عدت بھی گزر جائے گی۔ فرمایا: ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ سبیعہ بنت حارث اسلمیہ نے اپنے خاوند کے فوت ہونے سے پندرہ راتیں بعد بچے کو جنم دیا، تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ شادی کر لے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے۔ اگر عورت اپنے پیٹ سے بچہ جن دے حالانکہ خاوند قبر میں دفن کیے جانے سے قبل ابھی چار پائی پر پڑا ہوا ہو، تو وہ عورت حلال ہو جائے گی (یعنی اس کی عدت ختم ہو جائے گی)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے مذکورہ آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ بوڑھی عورت جو حیض سے مایوس ہو گئی اس کی عدت تین مہینے ہے۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اِنِ ارْتَبْتُمْ کے تحت کہا: اگر تم نہ جانتے ہو، کیا اسے حیض آتا ہے یا نہیں اور وہ جو حیض سے بانجھ ہو جائے اور وہ جسے ابھی تک حیض

1۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 534 (3821)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب فی المرأۃ تتوفی عنہا زوجہا فتضع بعد وفاتہ، جلد 3، صفحہ 554 (17104) مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

3۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 319، دار الکتب العلمیہ بیروت

شروع نہ ہو۔تو ان تمام کی عدت تین مہینے ہے۔(1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ اِنِ ارْتَبْتُمْ کے ضمن میں حضرت عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اگر تمہیں حیض کے بارے میں شک ہو کہ کیا حیض آیا ہے یا نہیں؟

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حماد بن زید رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ کی تفسیر میں حضرت ایوب نے بیان کیا کہ ایک عورت نو مہینے عدت گزارے گی۔اگر اسے حمل کے بارے علم نہ ہو اور یہی ریبہ (شک) ہے۔فرمایا: اب وہ تین مہینے عدت گزارتی ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے: عورت حیض کے ساتھ عدت گزارے گی اگرچہ سال میں ایک بار آئے اور اگر اسے حیض نہ آتا ہو، تو پھر مہینوں کے ساتھ عدت گزارے اور اگر اسے مہینے گزرنے سے پہلے پہلے حیض آنے لگے، تو پھر ابتداء سے حیض کے ساتھ عدت گزارے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ عورت حیض کے ساتھ عدت گزارے گی۔اگرچہ اسے سال میں صرف ایک بار حیض آئے۔

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ان سے ایسی عورت کے بارے میں پوچھا گیا جسے حیض آتا ہے اور اس کا خون زیادہ ہو جاتا ہے۔یہاں تک کہ وہ نہیں جانتی کہ اس کا حیض کیسا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ تین مہینے عدت گزارے گی اور فرمایا: یہ وہی شک ہے جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اِنِ ارْتَبْتُمْ اسی کے مطابق حضرت ابن عباس اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم نے بھی فیصلہ فرمایا ہے۔(2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عمرو بن دینار سے اور انہوں نے حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ نوجوان عورت جسے طلاق ہو جاتی ہے اور اس کا حیض بند ہو جاتا ہے اور وہ نہیں جانتی اس کا بند ہونا کتنی دیر تک کے لیے ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ حیض کے ساتھ عدت گزارے گی اور حضرت طاؤس نے فرمایا وہ تین مہینے عدت گزارے گی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے بارے فیصلہ فرمایا: جسے اس کا خاوند ایک طلاق دیتا ہے، پھر وہ ایک یا دو حیض گزارتی ہے۔پھر اس کا حیض بند ہو جاتا ہے وہ نہیں جانتی کہ اسے کس شے نے روک دیا ہے۔تو وہ اس وقت سے لے کر نو ماہ گزرنے تک انتظار کرتی رہے گی۔پس اگر اس دوران حمل ظاہر ہو گیا، تو وہ حاملہ ہو گی اور نو مہینے گزر گئے اور حمل ظاہر نہ ہوا، تو وہ اس کے بعد تین مہینے عدت گزارے تو پھر وہ حلال ہو جائے گی۔

حضرت عبداللہ نے زوائد المسند میں اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ

1۔تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 158، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔مصنف عبدالرزاق، باب عدۃ المستحاضۃ، جلد 6، صفحہ 271 (11174)، دار الکتب العلمیہ بیروت

میں نے وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ کے بارے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی: کیا یہی (عدت) اس کی ہے جسے تین طلاقیں دی گئی ہوں اور اس کی جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہی (عدت) ہے اس کی جسے تین طلاقیں دی گئی ہوں اور اس کی جس کا خاوند فوت ہو چکا ہو۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور دار قطنی رحمہم اللہ نے ایک دوسری سند کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ آیت مشترک ہے یا مبہم؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کون سی آیت؟ میں نے عرض کی: وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ کیا یہ مطلقہ اور متوفی عنہا زوجہا دونوں کو شامل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔(1)

امام عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، سعید بن منصور، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ نے کئی طرق سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ان تک یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: وہ دو مدتوں میں سے دوسری کے ساتھ عدت گزارے گی۔ پس انہوں نے فرمایا: جو چاہے میں اس کے لیے فیصلہ دیتا ہوں کہ بے شک وہ آیت جو چھوٹی سورۂ نساء میں نازل ہوئی، وہ سورۂ بقرہ کے بعد نازل ہوئی۔ یعنی وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔ پس یہ مطلقہ یا وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو جائے اس کی میعاد بچہ جننے تک ہے۔

امام عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ جو چاہے میں اسے حلفیہ بیان دیتا ہوں کہ چھوٹی سورۂ نساء میں مذکورہ آیت چار مہینے اور دس دن کے بعد نازل ہوئی۔(2)

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جو چاہے میں اس کے لیے حلفیہ کہتا ہوں کہ وہ آیت جو چھوٹی سورۂ نساء میں ہے اس نے اسے منسوخ کر دیا ہے جو سورۂ بقرہ میں ہے۔(3)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ چھوٹی سورۂ نساء نے ہر عدت کو منسوخ کر دیا ہے اور ہر حاملہ عورت کی عدت چاہے وہ مطلقہ ہو یا اس کا خاوند فوت ہو گیا ہو، وضع حمل ہے۔(4)

امام حاکم نے تاریخ میں اور دیلمی رحمہما اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مذکورہ آیت مرفوعاً ذکر کی ہے۔

امام عبد بن حمید، بخاری، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے: کیا تم عورت پر شدت اور سختی تو کرتے ہو اور اس کے لیے رخصت نہیں اپناتے؟ چھوٹی سورۂ نساء طویل سورۂ نساء کے بعد نازل ہوئی کہ جب حاملہ عورت بچے کو جنے گی تو اس کی عدت گزر جائے گی۔(5)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 161، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ مصنف عبدالرزاق، باب المطلقۃ یموت عنہا زوجہا، جلد 6، صفحہ 360 (11759)، دار الکتب العلمیہ بیروت — 3۔ ایضاً (11757)

4۔ الفردوس بماثور الخطاب، جلد 4، صفحہ 292 (6860)، دار الکتب العلمیہ بیروت

5۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 729، وزارت تعلیم اسلام آباد

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ چھوٹی سورۂ نساء اس آیت کے سات سال بعد نازل ہوئی جو سورۂ بقرہ میں ہے۔

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں سن رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ذکر فرماتا ہے: وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ تو کیا وہ حاملہ عورت جس کا خاوند فوت ہوجائے اس کی عدت وضع حمل ہے؟ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں۔(1)

امام عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردویہ نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم اکٹھے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا مجھے اس عورت کے بارے میں فتویٰ دو، جس نے اپنے خاوند کی وفات کے چالیس دن بعد بچہ جنا کیا وہ حلال ہوگئی؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ دو مدتوں میں سے دوسری کے ساتھ عدت گزارے گی۔ میں نے کہا وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ طلاق کے بارے میں ہے۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کا کیا خیال ہے دو مدتوں میں سے طویل مدت کے ساتھ اس کی عدت ہوگی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے بھائی ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوں۔ تو پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام کریب کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ وہ ان سے پوچھ کر آئے کہ کیا اس بارے میں کوئی سنت اور حدیث ہے؟ تو انہوں نے جواب عطا فرمایا: کہ سبیعہ اسلمیہ کا خاوند مقتول ہوا اور وہ حاملہ تھی اور اس نے خاوند کی موت کے چالیس دن بعد بچہ جنا۔ پھر اس کی منگنی ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے اس کا نکاح کردیا۔(2)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابوالسنابل بن بعکک سے بیان کیا ہے کہ سبیعہ بنت حارث نے اپنے خاوند کی وفات کے تیئس دن بعد بچہ جنا اور پھر اس نے نکاح کے لیے بناؤ سنگھار کیا۔ تو اس کے لیے اسے پسند نہ کیا گیا۔ یہاں تک کہ وہ باعث عیب بن گیا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ سے کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے کام کے لیے خاوند تلاش کر یعنی تو شادی کرلے۔(3)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک عورت تیئس راتوں تک ٹھہری رہی۔ پھر اس نے بچہ جنا اور وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور اس کا تذکرہ آپ ﷺ سے کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے کام کے لیے خاوند تلاش کر۔ یعنی تو شادی کرلے۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن مردویہ نے حضرت سبیعہ اسلمیہ سے بیان کیا ہے کہ اس کا خاوند فوت ہوگیا اور اس نے اس کی

1۔ مصنف عبدالرزاق، باب المطلقة یموت عنها زوجها، جلد 6، صفحہ 361 (11761)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 719، وزارت تعلیم اسلام آباد

3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب فی المرأة تتوفی عنها زوجها، جلد 3، صفحہ 555 (17107)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

وفات کے پچیس دن بعد بچہ جنا۔ پھر اس نے (شادی کے لیے) تیاری کی۔ تو ابوالسنابل بن بعکک نے اسے کہا: تو نے جلدی کی ہے۔ تو ابعد الاجلین یعنی چار مہینے اور دس دن عدت گزار۔ تو اس نے جواب دیا: میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور آپ کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو نیک اور صالح خاوند پالے تو شادی کر لے'' (1)

امام عبدالرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ سبیعہ اسلمیہ کا خاوند فوت ہوا اور وہ حاملہ تھی۔ پس چند راتیں ہی گزری تھیں کہ اس نے بچے کو جنم دیا اور جب وہ ایام نفاس گزار چکی، تو اس نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے اجازت عطا فرمادی اور اس نے نکاح کر لیا۔ (2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا اور اس نے چند دن بعد بچہ جنا۔ پھر اس نے خضاب لگایا اور بناؤ سنگھار کیا۔ تو ابوالسنابل بن بعکک رضی اللہ عنہ اس کے پاس سے گزرے۔ تو فرمایا: تو نے غلط کیا ہے۔ تیری عدت ابعد الاجلین (دو مدتوں میں سے لمبی مدت) ہے۔ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آئی اور آپ کو اس کے بارے عرض کی: تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوالسنابل نے غلط کہا تو شادی کر لے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ ان کا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ اس عورت کی عدت کے بارے اختلاف ہو گیا جس کا خاوند فوت ہو چکا ہو اور وہ حاملہ ہو۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی عدت ابعد الاجلین ہے۔ اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب وہ بچہ جنے گی تو وہ حلال ہو جائے گی۔ پس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وہاں آگئے۔ تو انہوں نے فرمایا: میں اپنے بھائی کے بیٹے ابوسلمہ کے ساتھ ہوں۔ پھر انہوں نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف مسئلہ دریافت کرنے کے لیے آدمی بھیجا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا: سبیعہ نے اپنے خاوند کی وفات سے چند راتیں بعد بچہ جنا۔ پھر اس نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اسے اجازت عطا فرمادی اور اس نے نکاح کر لیا۔

امام عبدالرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت عبید اللہ بن عبداللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ مروان نے عبداللہ بن عتبہ کو سبیعہ بنت حارث کی طرف بھیجا۔ تاکہ وہ اس سے اس فتویٰ کے بارے پوچھے جو رسول اللہ ﷺ نے اسے عطا فرمایا تو اس نے اسے بتایا کہ وہ سعد بن خولہ کے نکاح میں تھی۔ وہ بدری صحابی تھے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر ان کا وصال ہو گیا، ان کی وفات سے چودہ دن گزرنے سے پہلے اس نے بچے کو جنم دیا۔ پھر ابوالسنابل بن بعکک سے اس کی ملاقات اس وقت ہوئی جب کہ وہ اپنے نفاس کے ایام گزار چکی تھی اور آنکھوں میں سرمہ اور دیگر بناؤ سنگھار کیے ہوئے تھی۔ تو ابوالسنابل نے کہا: شاید تو نکاح کا ارادہ رکھتی ہے۔ حالانکہ ابھی تیرے خاوند کو فوت ہوئے چند دن گزرے ہیں۔ سبیعہ نے کہا: پھر میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا اور جو کچھ ابوالسنابل نے کہا تھا وہ بھی عرض کر دیا۔ تو رسول اللہ

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب فی المرأۃ تتوفی عنھا زوجھا، جلد 3، صفحہ 555 (17108)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ مصنف عبدالرزاق، باب المطلقۃ یموت عنھا زوجھا، جلد 6، صفحہ 365 (11778)، دارالکتب العلمیہ بیروت

ﷺ نے اسے فرمایا: تو توقف کر لے حالانکہ تیری عدت اس وقت سے گزر چکی ہے جب سے تو نے بچے کو جنم دیا ہے۔(1)

امام عبد بن حمید اور ابن ابی شیبہ رحمہما اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حاملہ عورت کے بارے میں یہ بیان کیا ہے کہ حاملہ عورت جب اپنے خاوند کی وفات کے بعد بچہ جنے، تو وہ چار مہینے اور دس دن عدت گزارے گی۔

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آپ ایسی حاملہ عورت جس کا خاوند فوت ہو جائے، اس کے بارے کہا کرتے تھے کہ وہ ابعد الاجلین گزرنے کا انتظار کرے گی۔(2)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سعید بن میتب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے مشورہ کیا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا (اس کی عدت) چار ماہ اور دس دن ہے۔ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر وہ عورت آیسہ (ایسی عورت جو حیض سے مایوس ہو چکی ہو) ہو تو پھر آپ کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کی عدت ابعد الاجلین ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر حاملہ عورت بچہ جن دے حالانکہ اس کا خاوند ابھی اپنے تابوت پر ہو اور اسے قبر میں داخل نہ کیا گیا ہو۔ تو بالیقین وہ حلال ہو جائے گی۔(3)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت مغیرہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: کیا یہ سچ ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ وہ حاملہ عورت جس کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت ابعد الاجلین ہے۔ انہوں نے جواب دیا: بے شک۔ اور جتنی میں کسی شے کی تصدیق کرتا ہوں اس سے کہیں زیادہ مضبوطی کے ساتھ انہوں نے اس کی تصدیق کی ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ ارشاد گرامی **وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ** مطلقہ عورت کے بارے ہے۔

امام مالک، امام شافعی، عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ان سے اس عورت کے بارے پوچھا گیا جس کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ حاملہ ہو۔ تو آپ نے جواباً فرمایا جب وہ اپنا بچہ جنے گی تو حلال ہو جائے گی۔ انصار میں سے ایک آدمی نے آپ کو خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ اس حال میں بچہ جنے کہ اس کا خاوند ابھی چارپائی پر ہو، اسے دفن نہ کیا گیا ہو۔ تو پھر بھی وہ حلال ہو جائے گی۔(4)

امام عبد الرزاق رحمہ اللہ نے حضرت حسن رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ جب عورت ایسی چیز پھینک دے جسے یہ جانا جاتا ہو کہ وہ حمل ہے تو اس کے ساتھ ہی عدت گزر گئی اور ام ولد آزاد ہو گئی۔

عبد بن حمید نے حضرت حسن اور محمد دونوں سے بیان کیا ہے کہ عورت حمل ساقط کر دے تو اس کی عدت ختم ہو جائے گی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جب خلق رابع میں کوئی بچہ اوندھا ہو گیا اور وہ

1۔ مصنف عبد الرزاق، جلد 6، صفحہ 362 (11766)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب فی المراۃ یتوفی عنها زوجها فتضع عنها زوجها، جلد 3، صفحہ 555 (17106)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 3، صفحہ 554 (17098)

4۔ مصنف عبد الرزاق، باب المطلقۃ یموت عنها زوجها، جلد 6، صفحہ 361 (11763)، دار الکتب العلمیہ بیروت

اسی طرح پیدا کیا گیا تو اس سے لونڈی آزاد ہو جائے گی اور اس کے ساتھ عدت ختم ہو جائے گی۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ان سے ایسے آدمی کے بارے پوچھا گیا جس نے ایک لونڈی خریدی اور وہ حاملہ تھی۔(1)

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَ لَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَ اِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَ اْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَ اِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ؕ۝۶ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَ مَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝۷

''انہیں ٹھہراؤ جہاں تم خود سکونت پذیر ہو اپنی حیثیت کے مطابق اور انہیں ضرر نہ پہنچاؤ تا کہ تم انہیں تنگ کرو۔ اور اگر وہ حاملہ ہوں تو ان پر خرچ کرتے رہو، یہاں تک کہ وہ بچہ جنیں۔ پھر اگر وہ (بچے کو) دودھ پلائیں تمہاری خاطر تو تم انہیں ان کی اجرت دو، اور (اجرت کے بارے میں) آپس میں مشورہ کر لیا کرو دستور کے مطابق اور اگر تم آپس میں طے نہ کر سکو تو اسے کوئی دوسری دودھ پلائے۔ خرچ کرے وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق۔ اور وہ، تنگ کر دیا گیا ہے جس پر اس کا رزق تو وہ خرچ کرے اس سے جو اللہ نے اسے دیا ہے۔ اور تکلیف نہیں دیتا اللہ تعالیٰ کسی کو مگر اس قدر جتنا اسے دیا ہے عنقریب اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد فراخی دے دے گا''۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ کے تحت فرمایا: اگر تو اس کے لیے نہ پائے مگر اپنے گھر کی طرف میں، تو اسی میں انہیں ٹھہراؤ۔

ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ مِّنْ وُّجْدِكُمْ کا معنی ہے اپنی وسعت کے مطابق۔(2)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی معنی بیان کیا ہے اور وَ لَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ کے بارے فرمایا: اور انہیں ضرر نہ پہنچاؤ تا کہ تم انہیں مسکن میں تنگ کرو۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے مِّنْ وُّجْدِكُمْ میں واؤ کو مرفوع پڑھا ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ وَ اِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ کے ضمن

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 4، صفحہ 28، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 162، دار احیاء التراث العربی بیروت

میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ یہ ایسی عورت کا ذکر ہے جسے خاوند طلاق دیتا ہے اس حال میں کہ یہ حاملہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ وہ اسے ٹھہرائے اور اس پر خرچ کرتا رہے یہاں تک کہ وہ بچہ جنے۔ پھر اگر وہ بچے کو دودھ پلائے۔ یہاں تک کہ وہ دودھ چھڑا لے۔ اور اگر وہ اسے طلاق دے اور وہ حاملہ نہ ہو تو اس کے لیے رہائش ہوگی یہاں تک کہ اس کی عدت گزر جائے اور اس کے لیے نفقہ (خرچہ) نہیں ہوگا۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ الآیہ کے تحت آپ نے فرمایا کہ یہ خود اپنے بچے کا زیادہ حق رکھتی ہے کہ وہ اس پر اتنی اجرت لے جتنی کے عوض تو اس کے سوا کسی اور دودھ پلانے والی کو حاصل کر سکتا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وَ اِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ۝ کے تحت انہوں نے کہا: جب رضاعت قائم ہو درآنحالیکہ دودھ پلانے والی اس کے سوا کوئی اور ہو۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب رضاعت کسی شے کے عوض طے پائے تو ماں کو ترجیح دی جائے گی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم، ضحاک اور قتادہ رحمہم اللہ تعالیٰ تمام سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَ مَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الآیہ کے تحت نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مطلقہ عورت (کے لیے نفقہ ہوگا) جب وہ بچے کو دودھ پلائے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے وَ مَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ کے تحت بیان کیا ہے کہ وہ آدمی جس پر اس کا رزق تنگ کر دیا گیا ہے۔ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ فرمایا وہ اس سے خرچ کرے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمایا ہے۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا اور اللہ تعالیٰ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس قدر جتنا اسے عطا فرمایا ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابوسنان رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت فرمایا تو آپ کو بتایا گیا کہ وہ موٹا لباس پہنتے ہیں اور سخت ترین (گھٹیا) کھانا کھاتے ہیں۔ تو آپ نے ان کی طرف ہزار دینار بھیجے، اور قاصد کو کہا جب وہ انہیں لیں گے تو دیکھنا وہ انہیں کیا کرتے ہیں؟ پس تھوڑا ہی وقت گزرا کہ انہوں نے باریک (اچھا) لباس پہنا اور اچھا کھانا کھانے لگے۔ قاصد نے آکر آپ کو اس کے بارے بتایا۔ تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے انہوں نے اس آیت پر عمل کیا ہے: لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَ مَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ۔ (1)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بندۂ مومن نے اللہ تعالیٰ سے انتہائی حسین ادب سیکھا ہے کہ جب وہ اسے وسعت (فراخ رزق) عطا فرمائے تو یہ اپنے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 166، دار احیاء التراث العربی بیروت

آپ کو وسعت عطا کرتا ہے۔ اور جب وہ اس پر رزق تنگ کر دے تو یہ بھی اپنے آپ پر تنگ کر دیتا ہے (یعنی وسعت کی صورت میں زیادہ خرچ کرتا ہے اور تنگی کی صورت میں کم خرچ کرتا ہے)۔(1)

امام ابن مردویہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضور نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اس نے سو اوقیہ میں سے دس اوقیہ پیش کیے۔ پھر ایک دوسرا آدمی حاضر خدمت ہوا، اس نے سو دینار میں سے دس دینار پیش کیے۔ پھر ایک اور آدمی حاضر ہوا۔ اس نے دس دینار میں سے ایک دینار پیش کیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا: اجر میں تم برابر ہو کیونکہ تم میں سے ہر کوئی اپنے مال کا دسواں حصہ لایا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ہیں ان میں سے ایک کے پاس دس دنانیر تھے۔ تو اس نے ان میں سے ایک دینار صدقہ کر دیا۔ دوسرے کے پاس دس اوقیہ تھے اس نے ان میں سے ایک اوقیہ صدقہ کر دیا اور تیسرے کے پاس سو اوقیہ تھے تو اس نے ان میں سے دس اوقیہ صدقہ کر دیئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ سب اجر میں برابر ہیں۔ کیونکہ ہر ایک نے اپنے مال کا دسواں حصہ صدقہ کیا ہے۔ رب کریم نے ارشاد فرمایا ہے: لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ۔(2)

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے حضرت معمر رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس آدمی کے بارے پوچھا جو اپنی عورت پر خرچ کرنے کے لیے کچھ نہیں پاتا کیا ان کے درمیان تفریق کر دی جائے گی؟ تو آپ نے جواباً فرمایا: اسے مہلت دی جائے گی اور ان کے درمیان تفریق نہیں کی جائے گی۔ اور آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ۗ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝ معمر نے کہا: مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ کے قول طرح قول کہا۔(3)

وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَ رُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّ عَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝۸ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَ كَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝۹ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝۱۰ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ

1۔ شعب الایمان، باب الاقتصاد فی النفقۃ، جلد 5، صفحہ 259 (6591)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ مجمع الزوائد، باب اجر الصدقۃ، جلد 3، صفحہ 287 (4619)، دارالفکر بیروت

3۔ مصنف عبدالرزاق، باب الرجل لا یجد ما ینفق، جلد 7، صفحہ 71 (12403)، دارالکتب العلمیہ بیروت

اللهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ يَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾

’’کتنی بستیاں تھیں جنہوں نے سرتابی کی اپنے رب کے حکم سے اور اس کے رسولوں (کے فرمان) سے تو ہم نے بڑی سختی سے ان کا محاسبہ کیا اور ہم نے انہیں بھاری سزا دی۔ پس انہوں نے اپنے کرتوتوں کا وبال چکھا اور ان کے کام کا انجام نرا خسارہ تھا۔ تیار کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایک سخت عذاب، پس اللہ سے ڈرتے رہا کرو اے دانش مندو! جو ایمان لائے ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا تمہاری طرف ذکر۔ ایک ایسا رسول جو پڑھ کر سناتا ہے تمہیں اللہ کی روشن آیتیں تاکہ نکال لے جائے انہیں جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے اندھیروں سے نور کی طرف۔ اور جو ایمان لاتا ہے اللہ پر اور نیک عمل کرتا ہے تو وہ اس کو داخل فرمائے گا باغات میں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں جن میں وہ لوگ تا ابد رہیں گے۔ بلاشبہ اللہ نے اس (مومن) کو بہترین رزق عطا فرمایا۔ اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان پیدا فرمائے اور زمین کو بھی انہی کی مانند، نازل ہوتا رہتا ہے حکم ان کے درمیان تاکہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا اپنے علم سے احاطہ کر رکھا ہے‘‘۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آپ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا کے تحت فرماتے ہیں کہ (ان بستیوں پر) کوئی رحم نہ کیا گیا۔ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿﴾ اور ہم نے انہیں بہت بھاری اور شدید سزا دی۔ (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے عَذَابًا نُّكْرًا ﴿﴾ میں نُّكْرًا ﴿﴾ کو مثقلہ پڑھا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا۔ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا کا معنی ہے پس انہوں نے اپنے کرتوتوں کی جزا چکھی۔

امام عبد بن حمید نے ذکر کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ انہوں نے اپنے کرتوتوں کی سزا چکھی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آیت قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿﴾ رَّسُوْلًا میں رسول سے مراد حضور نبی رحمت محمد مصطفیٰ علیہ اطیب التحیۃ والثناء کی ذات گرامی ہے۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 169، دار احیاء التراث العربی بیروت

عبد بن حمید نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے اٰیٰتِ اللّٰهِ مُبَیِّنٰتٍ میں یاء کو نصب کے ساتھ پڑھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابورزین رحمہ اللہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کیا زمین کے نیچے مخلوق ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی نہیں جانتا اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے آپ سے اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ سے لے کر سورت کے آخر تک کے بارے بات کی۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آدمی کے لیے وہی ہے جو تجھے ایمان لانے پر برانگیختہ کرے اگر وہ تجھے اس کے بارے خبر دے تو تو کفر کرے۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے مذکورہ آیت کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہر آسمان میں اور ہر زمین میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کچھ مخلوق ہے اور اس کا امر اور اس کی قضاء ہے۔(1)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ کے تحت فرمایا: کہ ساتویں آسماں سے لے کر ساتویں زمین تک اللہ تعالیٰ کا حکم نازل ہوتا ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اسی ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ حکم ان کے درمیان نازل ہوتا رہتا ہے یعنی جڑے ہوئے آسمانوں اور جڑی ہوئی زمین میں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ ہر آسمان اور زمین کے درمیان اس کی مخلوق اور اس کا امر ہے۔

امام ابن منذر نے ذکر کیا ہے کہ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ کے تحت حضرت ابن جریج نے کہا ہے کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ ہر زمین کا عرض پانچ سو سال کی مسافت ہے اور ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ اور مجھے یہ خبر دی گئی ہے کہ دوسری اور تیسری زمین کے درمیان ریح (ہوا) ہے اور ساتویں زمین ثری (تر مٹی) کے اوپر ہے اور اس کا نام تخوم ہے۔ کفار کی ارواح اسی میں ہیں۔ ان کے لیے آج اس میں حنین (رونا) ہے اور جب قیامت کا دن ہوگا، تو وہ انہیں برہوت کی طرف پھینک دے گا اور مسلمانوں کی ارواح جابیہ میں جمع ہیں اور ثری اس چٹان کے اوپر ہے۔ جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''فی صخرۃ'' اور اس چٹان کا رنگ سبز ہے جسے تاج پہنایا گیا ہے۔ اور یہ چٹان بیل پر ہے اور اس بیل کے دو سینگ ہیں اور اس کی تین ٹانگیں ہیں۔ اور یہ قیامت کے دن ساری زمین کا پانی نگل جائے گا اور یہ بیل مچھلی پر ہے اور مچھلی کی دم اس کے سر کے پاس نیچے والی زمین کے نیچے گول پڑی ہوئی ہے اور اس کے دونوں کنارے عرش کے نیچے بندھے ہوئے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ نیچے والی زمین بیل کے دوسینگوں کے سہارے پر ہے اور کہا جاتا ہے بلکہ اس کی پشت پر ہے۔ اس کا نام بہموت

1۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 318 (3240)، دارالکتب العلمیہ بیروت

ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ یہ دونوں اہل جنت کا کھانا ہوں گے۔ اور وہ مچھلی کے جگر اور بیل کے سر سے خوب سیر ہوں گے۔ اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: وہ مچھلی کس پر ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ سیاہ پانی پر ہے۔ اور اس سے اسی طرح مچھلی پکڑی گئی جس طرح کہ تمہاری مچھلیوں میں سے کوئی مچھلی ان سمندروں میں سے کسی سمندر سے پکڑی جاتی ہے۔ اور مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ ابلیس بڑی تیزی کے ساتھ مچھلی کی طرف بڑھا اور اس کی برتری اور عظمت بیان کی۔ اور کہا: تجھ سے بڑھ کر غنی اور تجھ سے زیادہ قوی کوئی مخلوق نہیں۔ پس مچھلی نے اپنے دل میں یہ احساس پایا اور حرکت کی۔ پس اسی کے سبب زلزلہ آتا ہے جب وہ حرکت کرتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایک چھوٹی مچھلی بھیجی اور اسے اس کے کان میں ٹھہرا دیا۔ پس جب وہ حرکت کرنے لگتی ہے تو اس کے کان میں حرکت کرتی ہے تو وہ ساکن ہو جاتی ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ضریس رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ کے تحت کہا کہ اگر میں تمہارے سامنے اس کی تفسیر بیان کروں تو تم اس کا انکار کردو (یعنی کافر ہو جاؤ) اور تمہارا یہ کفر تمہارے اس آیت کو جھٹلانے کے سبب ہو۔ (1)

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب اور الاسماء والصفات میں حضرت ابوالضحیٰ رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ زمینیں سات ہیں اور ہر زمین میں تمہارے نبی کی طرح نبی ہے آدم کی طرح آدم ہے، نوح کی طرح نوح ہے، ابراہیم کی طرح ابراہیم ہے اور عیسیٰ کی طرح عیسیٰ ہے، علیہم السلام بیہقی نے کہا ہے اس کی سند صحیح ہے لیکن یہ روایت شاذ ہے۔ میں ابوالضحیٰ کا اس روایت میں متابع نہیں جانتا۔ (2)

(تنبیہ:۔ ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی مشہور زمانہ تفسیر ضیاء القرآن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مذکورہ بالا قول کے متعلق اس طرح رقمطراز ہیں کہ اس کے متعلق علامہ ابوالحیان اندلسی بحر محیط میں لکھتے ہیں "وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ رِوَايَةِ الْوَاقِدِي الكذب وَهٰذَا حَدِيْثٌ لَاشَكَّ فِيْ وَضْعِهٖ" کہ یہ قول واقدی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے اور واقدی کذاب ہے اور یہ وہ حدیث ہے جس کے موضوع ہونے میں کوئی شک نہیں) مترجم: (تفسیر ضیاء القرآن ج 5، ص: 288)

امام ابن ابی حاتم، حاکم رحمہما اللہ اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی گرفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منکر روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک زمینوں میں سے ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے اور ان میں سے ارض علیا مچھلی کی پشت پر ہے اور اس کی دونوں طرفیں آسمان میں ملی ہوئی ہیں اور مچھلی چٹان پر ہے، اور چٹان فرشتے کے قبضے میں ہے اور دوسری زمین میں ہوا

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 180، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 535 (3823)، دار الکتب العلمیہ بیروت

کو بند کیا گیا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کو ہلاک کرنے کا ارادہ فرمایا۔ تو خازن ہوا کو حکم دیا کہ وہ ان پر ہوا بھیجے جو عاد کو تباہ و برباد کردے۔ تو اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں ان پر بیل کے نتھنے کے برابر سوراخ سے ہوا بھیجوں گا۔ تو ملک جبار نے اسے فرمایا: تب وہ زمین اور اس پر موجود ہر شے کو تباہ و برباد کردے گی۔ البتہ تو ان پر انگوٹھی کے برابر سوراخ سے ہوا بھیج دے۔ اور یہی وہ ہے جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے کتاب مبین میں ارشاد فرمایا ہے مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ (الذاریات) (نہیں چھوڑتی تھی کسی چیز کو جس پر گزرتی مگر اس کو ریزہ ریزہ کر دیتی) اور تیسری زمین میں جہنم کا پتھر ہے اور چوتھی زمین میں زمین کی گندھک ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا آتش جہنم کے لیے گندھک ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! بے شک جہنم میں گندھک کی کئی وادیاں ہیں۔ اگر ان میں مضبوط اور سخت پہاڑ بھی پھینک دیئے جائیں تو وہ بھی پگھل کر بہہ جائیں اور پانچویں زمین میں جہنم کے سانپ ہیں۔ ان کے منہ وادیوں کی طرح ہیں۔ وہ کافروں کو شدید ڈسیں گے اور وہ انہیں قصاب کی مڈھی پر پڑے ہوئے گوشت کی مانند کر دیں گے (یعنی ذلیل و رسوا کر دیں گے) اور چھٹی زمین میں جہنم کے بچھو ہیں۔ بے شک ان میں سے ادنی بچھو ایسے خچروں کی طرح ہے جن پر پالان پڑے ہوئے ہوں۔ وہ کافر کو اتنا شدید ڈنگ لگائیں گے کہ اس کے سبب وہ جہنم کی گرمی کو بھول جائے گا۔ اور ساتویں زمین میں سقر (جہنم) ہے۔ اس میں ابلیس ہے۔ اسے لوہے کے ساتھ باندھا گیا ہے۔ ایک ہاتھ آگے کی جانب ہے اور دوسرا ہاتھ اس کے پیچھے کی جانب۔ پس جب اللہ تعالیٰ اسے آزاد کرنے کا ارادہ فرمائے، تو جتنے وقت کے لیے چاہے اسے آزاد کر دیتا ہے۔ (1)

امام ابوالشیخ رحمہ اللہ نے العظمہ میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک زمین کی گہرائی پانچ سو سال کی مسافت ہے اور دوسری زمین کی موٹائی بھی اتنی ہی ہے اور ہر دو زمینوں کے درمیان بھی اتنی ہی مسافت ہے۔

امام عثمان بن سعید دارمی رحمہ اللہ نے الرد علی الجہمیہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سید السموات وہ آسمان ہے جس میں عرش ہے اور زمینوں میں سردار وہ زمین ہے جس پر ہم ہیں۔

امام ابوالشیخ رحمہ اللہ نے العظمہ میں حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ساتویں زمین ایک چٹان پر ہے۔ وہ چٹان فرشتے کی ہتھیلی پر ہے۔ وہ فرشتہ مچھلی کے پر پر ہے۔ وہ مچھلی پانی پر ہے۔ پانی ریح پر ہے۔ وہ ریح ہوا پر ہے اور ریح عقیم (تباہ کر دینے والی ہوا) پیوند کاری نہیں کرتی اور اس کے سینگ عرش کے ساتھ معلق ہیں۔

امام ابوالشیخ رحمہ اللہ نے حضرت ابو مالک رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ وہ چٹان جو زمین کے نیچے ہے وہی مخلوق کی انتہا ہے اس کی اطراف میں چار فرشتے ہیں اور ان کے سر عرش کے نیچے ہیں۔

امام ابوالشیخ نے حضرت ابو مالک رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ زمینیں مچھلی پر ہیں اور زنجیر مچھلی کے کان میں ہے۔

1۔ مستدرک حاکم، جلد 4، صفحہ 636 (8756)، دارالکتب العلمیہ بیروت